انوارِ ختم نبوت کورس

موضوع

{عقیدہ ختم نبوت}

سبق نمبر1

عنوان

حقانیت اسلام اور انبیاء کی بعثت کا مقصد

جمع وترتیب

محمد عمیر خالد

بااہتمام: انٹر نیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان
باتعاون: مولانا قاری محمد رفیق صاحب
مدیر انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

سبق:1

الحمد للہ و کفی والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ.

امابعدفااعوذباللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ اس سبق میں ہم دو اہم موضوعات پر گفتگو کریں گے ایک حقانیت اسلام جبکہ دوسرے کو ضرورت ارسال رسول کہتے ہیں۔یعنی نبی یا نبیوں کے مبعوث ہونے کی کیا ضرورت ہے؟،،اس کے تحت 6باتیں زیر بحث ہوں گی:

(1) نبی کسے کہتے ہیں؟

(2) ان کے مخلوق کی طرف بھیجے جانے کی کیا ضرورت ہے؟

(3) شرائط نبوت کیا ہیں؟

(4) نئی نبوت کی ضرورت کب پیش آتی ہے؟

(5) فوائد عقیدہ ختم نبوت۔

(6) حقانیت اسلام یعنی اسلام کے دین برحق ہونے کی چار عقلی وجوہات

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

ان الدین عنداللہ الاسلام

برادران اسلام ہم اپنے کورس کو شروع الف باء سے سٹارٹ کرتے ہیں یوں سمجھیں کے ہم کورس کی ابتدا سے شروع کرتے ہیں سب سے پہلے ہم مختصر سا پڑھیں گے کہ دین اسلام جو ہمارا دین ہے وہی دین برحق ہے......اس موضوع کا ہمارے کورس سے کیا تعلق ہے؟جب ہم اس موضوع کی چوتھی دلیل پر پہنچیں گے تو آپکو خود سمجھ آجائے گی اور بے انتہا فائدہ بھی محسوس ہو گا

(نوٹ)

پہلے کروائے جانے والے کورسسز میں اس عنوان پر گفتگو نہیں تھی جبکہ اسکی ضرورت تھی..اور اگر اس پر سیر حاصل بحث کی جائے تو سبق لمبا ہو جائے گا اس لیے مختصر بغیر تمہید باندھے پیرائے میں ایک واقعے کی روسے چار سوالات اور انکے جوابات (جو کہ دراصل اس موضوع پر چار دلائل عقلی ہیں) اس پر بات ہو گی

.دیکھیں دنیا میں بہت سے ادیان اور انکے پیروکار موجو ہیں اور ہی ایک کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اور ان کا دین برحق ہے مگر دلائل کی روشنی میں تمام ادیان برحق نہیں ہوسکتے.ہم کہتے ہیں کہ دین اسلام ہی سچا اور برحق دین ہے اس سلسلے میں ہم چار عقلی دلائل سے اپنے دعویٰ کو ثابت کریں گے جو کہ چار سوالات کی صورت میں ہیں

غالباً1965 میں روس میں کیمونسٹ یعنی دھریوں کا انقلاب آیا (یعنی خدا کے منکر) توانکے رد کیلیے مصر میں ایک میٹنگ بلائی گئی کہ سب ادیان والے جو کسی نہ کسی صورت میں اس دنیا کو چلانے والی ذات یعنی خدا کی ذات کے قائل ہیں خواہ گاڈ کہہ کر پرویش کہہ کر یا مہاتما کہہ یا اللہ کہہ کر تمام ادیان کے نمائندے جمع ہوئے اور اتفاق رائے سے ایک یہودی کو اس مجلس کا صدر منتخب کیا گیا یہودی ایک سمجھدار بندہ تھا اس نے کھڑے ہو کر تمام حاضرین مجلس کو مخاطب کیا اور کہا دیکھیں ہم سب یہاں پر ایک ہی مقصد کیلیے جمع ہوئے ہیں یعنی دھریوں کے مقابلے کیلیے مگر ہم سب کے ادیان نظریات عقائد مختلف ہیں تو یہ ہمارا اتحاد کب تک قائم رہے گا کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی دین والے کے نظریات کا دوسرے سے ٹکراو ضرور ہو جائے گا تو اس کا ایک حل میرے ذھن میں ہے جو میں چند سوالات کی شکل میں آپ کے سامنے رکھوں گا جو دین والا انکو حل کردے تو سلیم العقل آدمی کو چاھیے کہ اس دین کا پیروکار بن جائے تو کیوں نہ اس پر عمل پیرا ہو کر اپنا اتحاد پائیدار بنایا جائے . . .

دیکھیں پہلے زمانوں میں چونکہ اسباب و وسائل نہیں تھے جس سے عقل بھی مانتی ہے کہ خدا کی تعلیمات کو اس کی مخلوق تک پہنچانے کے لیے ایک نبی مشرق میں ہے تو دوسرا مغرب میں بھی ہوا ایک نبی شمال میں ہے تو ایک نبی جنوب میں بھی مبعوث ہوتا کہ خدا کے احکامات اسکی مخلوق تک پہنچ سکیں مگر اب چونکہ وسائل وذرائع بہت کثرت سے ہو گئے ہیں ریڈیو اخبارات جہاز وغیرہ جس سے دنیا سمٹ کر گلوبل ویلج بن چکی ہے ایک خبر چند منٹ میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہے تو اب چاہیے یہ کہ ایک خدا کے بندے ایک ہی نبی کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ایک خدا کی عبادت کریں تا کہ ادیان کا اختلاف ختم ہو سکے اور اتحاد مضبوط ہو

اگر میں یہ بات آپ سب پر چھوڑ دوں کہ کس نبی کی پیروی کریں تو ہر دین والا چاھے گا کہ سب کیسب لوگ اسکے دین داخل ہو جائیں یہودی چاھیں گے کہ سب لوگ یہودی ہو جائیں عیسائی چاہے گا کہ تمام لوگ عیسائی بن جائیں اور مسلمان چاھے گا کہ سب لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سائے عاطفت میں آ جائیں جس سے کوئی مثبت نتیجہ بر آمد نہیں ہو گا

(سوال نمبر 1 یعنی پہلی دلیل حقانیت اسلام)

تو میں اپنے سوال کو اس طریقہ سے پیش کرتا ہوں جس سے اسکا حل بھی نکل سکے وہ یہ کہ کون سا نبی جس نے انسانیت کو یہ پیغام دیا ہو کہ تم سب میرے پیرو کار بن جاو میں سب انسانیت کیلیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں یعنی وہ کون سا نبی ہے جس نے عالمگیر نبی ہونے کا اپنی زبان سے دعوی کیا ہے میں سب سے پہلے اپنے ہم مذھب یہودیوں کو دعوت دوں گا کہ وہ تورات سے یہ جملہ نکال کر دیکھائیں کہ حضرت موسی علیہ السلام نے ایسا دعوی کیا ہو تا کہ انکے دین کو تمام دنیا پر لاگو کیا جائے.

اب یہودی خاموش...... کیونکہ پوری تورات میں کہیں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ دعوی موجود ہی نہیں بلکہ قرآن مجید نیخود کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی بنا کر بھیجے گئے (نہ کہ تمام دنیا کہ) اب عیسائیوں کی باری آئی تو عیسائی بھی انجیل سے ایسا جملہ دیکھنے سے عاجز رہے بلکہ وہاں تو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے ایک واقعے کی رو سے نبوت فقط نبوت بنی اسرائیل منقول ہے واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت حضرت عیسٰی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا اے عیسی میں بنی کنانہ سے تعلق رکھتی ہوں (یعنی بنی اسرائیلی نہیں تھی بلکہ بنو اسماعیل سے تھی) آپکی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں میرے لیے دعا کریں میں بیمار ہوں اللہ مجھے شفا دے. تو جوابا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کہا اے عورت میرے سامنے سے پرے ہٹ جا میں بچوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈالنے اور اپنی پاک تعلیم کے موتی خنزیروں کے سامنے پھنکنے کے لئے نہیں آیا بلکہ میں تو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لیے بھیجا گیا ہوں جس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی بنی اسرائیل کے رسول تھے نہ کہ تمام انسانیت کے. اور قرآن بھی یہی کہتا ہے **رسولا الی بنی اسرائیل**

العرض کہ کوئی مذھب والا بھی اپنی کتاب سے یہ دعوی ثابت نہ کر سکا تو اس یہودی نے مسلمان سے پوچھا تم بتاو کہ تمہارے نبی نے ایسا دعوی کیا ہے؟ باری مسلمان عالم کی آئی وہ کھڑے ہوئے ہاتھ میں قرآن مجید لیا اور کہا جس طرح اللہ نے قرآن میں اپنے آپ کو رب العالمین (**الحمدللہ رب العالمین**) کہا ہے اسی طرح ہمارے نبی کو رحمتہ للعالمین کہا ہے (**ومآ ارسلناک الا رحمتہ للعالمین**) جس طرح اللہ تمام جہانوں کا رب ہے اسی طرح ہمارے نبی تمام جہانوں کے عالمگیر نبی ہیں جس طرح اللہ نے اپنے آپ کو **رب الناس** کہا کہ ساری انسانیت کا رب اللہ ہے ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو **کافت للناس** فرمایا **ومآ ارسلنک الا کافت للناس بشیرا و نذیرا** لھذا معلوم ہوا کہ ہمارے نبی کریم ہی تمام انسانوں کے نبی ہیں یہودی صدر مجلس کھڑا ہوا اور کہنے لگا صرف ایک رسول ایسا ہے جس نے عالمگیر ہونے کا دعوی کیا ہے اور اس کے دعوے میں کوئی اسکا شریک بھی نہیں ہے اگر دو ہوتے تو الیکشن کی ضرورت پڑتی مگر یہاں سیٹ بھی ایک ہے اور امیدوار بھی ایک لھذا فیصلہ ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانیت کے نبی ہیں مزید کہنے لگا کہ اب اسلام کے مقابلے میں کسی کو لب کشائی کا حق تو نہیں

مگر آج کل لوگ اپنے آپ کو دانشور سمجھتے ہیں ہیں اور دلیل کے بغیر بات کو تسلیم نہیں کرتے اور اصولا بھی یہ بات ہے کہ نبیوں کے

ماننے والے اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کے ہاتھ پر معجزات ظاہر فرماتے ہیں جو انکی نبوت کی دلیل ہوتے ہیں جب تک اس نبی کا زمانہ ہوتا ہے نبی زندہ ہوتا ہے تو اسکی نبوت کی دلیل وہ معجزہ بھی زندہ رہتا ہے اسکے کسی بھی معجزے کا موجود نہ رہنا نبوت کے زمانے کے اختتام کی طرف اشارہ ہوتا ہے

اب اگر میں یہ کہوں کے سب اپنے اپنے نبی کے معجزات بیان کرو جن کا زیادہ شان والا ہو گا ہم اسکو مان لیں گے تو ہر امتی کی یہ کوشش ہو گی کہ وہ بڑھ چڑھ کیا ور بڑھا چڑھا کے بتائے گا اور اس طرح بات لمبی ہو جائے گی اور فیصلہ بھی ممکن نہیں ہو گا تو میں بات کو اس طرح سے کرتا ہوں کے جسکا کوئی حل بھی نکل سکے تو میرا سوال

(سوال نمبر2 یعنی دوسری دلیل حقانیت اسلام)

یہ ہے کہ کوئی امتی اپنے نبی کا ایسا معجزہ پیش کرے جو آج بھی دنیا کو دیکھایا جا سکتا ہو اور آج بھی دنیا اسکی مثال لانے سے عاجز ہو.

چلو یہود یو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ ایسا دیکھاو کہ آج بھی دنیا اس کیسامنے عاجز ہو... آگے سے یہودی چپ

عیسائیو تم دیکھاو...... عیسائی بھی خاموش

باری مسلمان عالم کی آئی وہ کھڑے ہوئے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑا اور کہنے لگے یہ میرے نبی کا زندہ و جاوید معجزہ جو کہ جیسا تھا ویسا ہی آج بھی موجود ہے بلکہ قیامت تک رہے گا دنیا اسکے مقابلے سے عاجز ہے. ساری دنیا کا اتفاق ہے کہ خدا کا کام وہ ہوتا ہے کہ ساری دنیا ملکر بھی وہ نہ کر سکتے جیسے آنکھ اور سر وغیرہ کا پیدا کرنا بالکل یہی پہچان خدا کے کلام پاک کی ہے کہ ساری دنیا مل کر اسکی مثال لانے سے عاجز ہے سارے نبی برحق تھے ان کے ہاتھ پر معجزات ظاہر ہوئے لیکن آج انکا کوئی معجزہ دنیا میں موجود نہیں جس یہ پتہ چلا کہ انکی نبوت کا زمانہ ختم ہو چکا جس طرح دنیا خدا کیسورج کی طرح سورج بنانے سے عاجز ہے اسی طرح اس قرآن کی ایک سورت جیسی صورت لانے سے عاجز ہے صدر مجلس نے کہا کہ ہم نے وہ نبی اور پیغمبر تلاش کر لیا جسکا دعوی تھا کہ وہ عالمگیر نبی ہے اور اس کے اس دعوے میں کوئی شریک نہیں اور وہی ایک پیغمبر ہے جس کی دلیلِ نبوت آج بھی دنیا میں موجود ہے

اب میرا تیسرا سوال یہ ہے

(سوال نمبر3 یعنی تیسری دلیل حقانیت اسلام)

کہ پیغمبر کو اسی لیے مانا جاتا ہے کہ اس کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کر کے رب کی رضا کو پا کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکیں تو کونسا ایسا پیغمبر ہے جسکی تعلیمات محفوظ اور موجود ہیں یہود یو تورات کھول کر بتاو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا کے سامنے سجدہ کرتے تھے تو کونسی تسبیح پڑھتے تھے (لیکن تورات میں کہیں موجود نہیں) جی عیسائیو تم بتاو حضرت عیسی علیہ السلام جب اللہ کی عبادت کرتے تھے تو کن تسبیحات کا ورد کرتے تھے چاروں اناجیل سے نکال کر دیکھاو. عیسائی بھی نہ بتا سکے کیونکہ محفوظ رہتیں تو دیکھاتے نا. باری مسلمان عالم کی آئی تو وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نے طریقہِ عبادت اور تسبیحات عبادت کا پوچھا عبادت تو بڑی اعلی چیز ہے ہمارے نبی کی تو تمام عادات بھی موجود و محفوظ ہیں میرے نبی کھاتے کیسے تھے سوتے کیسے تھے کپڑے کیسے پہنتے اور اتارتے تھے جوتے کیسے پہنتے تھے کنگی کیسے کرتے تھے خلوت کیسی تھی جلوت کے کیا احوال تھے

الغرض تمام کے تمام گوشہ ہاٗ زندگی محفوظ ہیں ایک نقطہ بھی اوجھل نہیں پھر اس نے نماز کی شرائط ارکان واجبات سنن ایک ایک بات تفصیلاً بتائی جس سے یہ ثابت ہوا کہ اس ایک نبی کی تابعداری ممکن ہے جن کی تعلیمات محفوظ ہیں. جن کی تعلیمات محفوظ اور موجود نہیں انکی تابعداری کیسے ممکن ہو سکتی ہے اب صدر مجلس نیکہا مسئلہ تو تینوں سوالوں اور انکے جوابات سے واضح ہو گیا لیکن ایک خدشہ ابھی باقی ہے وہ یہ کہ جب بندہ ایک نبی پر ایمان لے آتا ہے تو جب تک اسکا زمانہ باقی رہتا ہے وہ وہ بندہ مومن اور خدا کا فرمانبردار کہلاتا ہے لیکن جب بعد میں دوسرا نیا نبی

آجائے اور یہ اس پر ایمان نہ لائے اسکے دین کی پیروی نہ کرے تو باوجود پہلے پر ایمان کے کافر کہلاتا ہے اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آتے ہیں اور انکے بعد دوسرا نبی آجائے جسکو ہم پہچان نہ سکیں تو ہم اسکی طرح کافر کہلائیں گے جیسے پہلے لوگ یہودی وعیسائی کہلائے

[**چوتھا سوال یعنی چوتھی دلیل**] یہ خدشہ تب ہی نکل سکتا ہے جبکہ اس نبی یعنی اس نے یہ اعلان کیا ہو میں خدا کا آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا تو سب دینوں والے اپنے نبی کی کتاب سے یہ جملہ دکھائیں کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ یہ اعلان کیا ہو مگر کہیں موجود نہیں

اب باری مسلمان کی آئی فرمایا اللہ نے اپنی کتاب مقدس میں خود اعلان فرمایا

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُم وَ لٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا {۴۰

لوگو!) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔

اور میرے نبی نے خود اپنی زبان اقدس سے یہ ارشاد فرمایا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا صدر مجلس نے یہ کہا کہ یہ خدشہ بھی ختم ہو چکا اور معلوم ہو چکا کہ دین اسلام ہی سچا برحق دین اور راہ نجات ہے اسی پر دنیا و آخرت کی فلاح منحصر ہے [لکھا ہے کہ یہ صدر مجلس مسلمان ہو گیا] بہر حال یہ عنوان بھی چونکہ ضروری وہمارے موضوع سے متعلق تھا اس لیے اسکو ذکر کیا اب ہم اگلے عنوان کی طرف چلتے ہیں

ضرورت ارسال رسل

تمہید

جب سے بنی نوع انسان کو اللہ نے پیدا کیا، تب سے ان کی رہنمائی کیلئے چند چیدہ برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب کیا۔

وجہ: وجہ اس کی کان الانسان جھولا انسان پیدائشی ناآشنا ہے۔

اس کی اصلاح کی ضرورت تھی تاکہ اپنے خالق ومالک، رازق کو اور اپنی آمد کے مقصد کو جانے، اس کی بات مانے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے۔

لفظ نبی عربی کا لفظ ہے، جس کا آسان معنی عظیم خبریں دینے والا۔

نبی لوگوں کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے جاتے ہیں، پھر اصلاح دو طرح کی ہے:

(1) اصلاح عقائد (2) اصلاح اعمال

دونوں میں سے اہم اصلاح عقائد ہے۔ انبیاء کی بعثت کا بنیادی مقصد انسان کے عقائد کی درستگی کرنا ہے، کیونکہ اعمال اگر کمزور ہیں تو بھی رحمت الٰہی کے سہارے قابل معافی ہیں مگر عقائد غلط ہیں تو کبھی بھی انسان آخرت میں جنت میں نہیں جا سکتا۔

پھر اہم عقائد تین ہیں:

(1) توحید (2) رسالت (3) مجازات

(**توحید**) یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اس کا کوئی کسی قسم کا شریک نہیں

(**مجازات**) کا مطلب ہے کہ آدمی نے دنیا میں بُرے اعمال کیے تو اس کی سزا اور اچھے اعمال کیے تو اس کی جزا قیامت میں اس کو دی جائے گی۔

(**رسالت**) یعنی اللہ نے جتنے رسول اس دنیا میں جب تک بھیجے، تمام برحق اور سچے تھے۔ تمام رسولوں کی تصدیق اور اپنے رسول کی

تعلیمات پر ایمان و عمل کرنا جب تک اللہ نے اس سلسلہ کو جاری رکھا، اس کے جاری رکھنے پر ایمان لانا اور جب یہ سلسلہ ختم کر دیا تو اختتام پر یقین رکھنا۔

ضرورت ارسال رسول:

ہم اپنے اس ٹاپک کو تین آسان مختصر مقدموں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(1) پہلا مقدمہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالق ہیں، مالک ہیں، رازق ہیں، آقا ہیں۔ ہم اس کی مخلوق ہیں، مملوک ہیں، مرزوق ہیں، غلام ہیں۔ لہٰذا عقلاً بھی یہ حق بنتا ہے مملوک اپنے مالک کی مخلوق اپنے خالق کی مرزوق اپنے رازق کی اور غلام اپنے آقا کی رضا و عدم رضا کو جانے اور اس کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔

(2) دوسرا مقدمہ انسان پیدائشی کم علم ہے اور یہ سامنے بیٹھے بندے کی رضا و عدم رضا کو بغیر اس کے بتانے کے نہیں جان سکتا، اس لیے اس کو نہیں پتہ میرا آقا، میرا مالک رازق خالق راضی کیسے ہو گا، کون سے کام رضا کا باعث ہیں اور کون سے عدم رضا کے، تو اس کو راضی کیسے کرے گا؟

ہم چونکہ مملوک غلام ہیں، ہمارا کام مالک اور آقا کی رضا کو حاصل کرنا ہے، جب اس کے بتائے بغیر ہم رضا کے کاموں کو جان نہیں سکتے۔

(3) تیسرا مقدمہ۔ کہ دنیا کے بادشاہ دنیا کے آقا بھی جب کوئی آرڈر جاری کرتے ہیں، تو رعایا کے ہر فرد کے دروازے پر خود جا کر نہیں کہتے کہ یہ کام کرو گے تو ہم تم سے راضی ہوں گے و گرنہ ناراض ہوں گے۔ تو خالق کائنات تو بادشاہوں کے بادشاہ ہیں، اس سے تو بعید ہے کہ وہ سب بندوں سے خود کہے کہ یہ کام میری رضا کا باعث ہو اور عدم رضا کا۔

نتیجہ جس طرح دنیاوی بادشاہ اپنے آرڈر کو عوام تک پہنچانے کیلئے بندوں کو منتخب کرتے ہیں، اسی طرح مالک الملک نے اپنے احکام کو اپنی مخلوق تک پہنچانے کیلئے چند چیدہ ہستیوں کا انتخاب کیا جن کو نبی و رسول کہا جاتا ہے۔

شرائط نبوت

1۔ معصوم ہونا:

نبی کا ظاہر و باطن کے اعتبار سے مطیع و فرمانبردار ہونا اور ہر قسم کے گناہ سے پاک ہونا، دوسرے لفظوں میں معصوم ہونا ضروری ہے ۔(دلیل) کہ دنیا کے بادشاہوں کا بھی اصول ہے کہ وہ اپنا مقرب اس بندے کو بناتے ہیں جو ظاہر و باطن میں ان کا مطیع و فرمانبردار ہو اور بادشاہ کی نافرمانی سے بچنے والا ہو۔

2۔ انسان ہونا:

جیسا کہ پہلے بتایا کہ نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے تو معصوم دو طرح کے ہیں۔

(1) فرشتے (2) انسان۔ فرشتے سارے کے سارے معصوم ہیں۔

لایعصون اللّٰہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون۔

اور انسان تمام کے تمام معصوم نہیں، اگر ہوتے تو انبیاء کی بعثت کی ضرورت نہ رہتی۔ معلوم ہوا کچھ معصوم ہیں اور باقی تمام غیر معصوم۔

وجہ: نبی کے معصوم ہونے کے ساتھ انسان ہونے کی وجہ۔

ومآارسلنا رجالا نوحی الیھم ہم نے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا ہم انکی طرف وحی کرتے ہیں

کہتے ہیں الجنس یمیل الی جنسہ جنس اپنے ہم جنس سے زیادہ میلان رکھتا ہے

اگر فرشتہ رسول بن کر آتا تو کل 4 شکلیں ہو سکتی ہیں:

(1) ذات اور صفات دونوں اعتبار سے انسان ہو، تو یہ عام انسان ہیں۔

(2) ذات اور صفات دونوں اعتبار سے فرشتہ ہو۔ تو یہ ملائکہ ہیں اور یہ حالت بڑی واضح ہے کہ یہ نبی نہیں ہوسکتے (انسانوں کیلئے) کیونکہ اس صورت میں بجائے فائدہ اور نصیحت حاصل کرنے کہ انسان دیکھ کر ہی ان کی ہیبت سے ڈر کر بھاگ جائے یا مر جائے۔

(3) ذات کے اعتبار سے فرشتہ صفات انسانوں والی تو یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ عبادات تو سکھا دیتے کسی حد تک۔ مگر آپس کے معاملات نہ سکھا سکتے جو کہ آدھا دین ہیں، کیونکہ انہیں بیوی کی ضرورت نہیں تو نکاح وغیرہ کے تمام مسائل، ان کو کھانے کی ضرورت نہیں تو طعام کے آداب، اسی طرح ان کو جب کھانے کی ضرورت نہیں تو کمانے کی بھی نہیں۔ اس لئے رزق حلال حرام کی تمیز اس طرح ہونے کی بھی ضرورت نہیں وغیرہ۔ تو یہ تمام معاملات میں اسوہ انسانوں کے سامنے نہ رہتا۔

(4) ذات کے اعتبار سے انسان اور صفات فرشتوں والی۔ یہ صورت انبیاء کی بنتی ہے کہ جنم تو وہ عام انسانوں کی طرح ہی لیتے ہیں، ضروریات بھی عام انسانوں والی ہوتی ہیں مگر صفات ان کی معصومیت والی ہوتی ہیں، جو امت کیلئے اسوۂ حسنہ بنتی ہیں۔

3- نبی خود مختار نہیں ہوتے

یہ بھی عقلی عام سی بات ہے کہ بادشاہ کے مقربین اس کے برگزیدہ اور مقرب لوگ تو ہوتے ہیں مگر شریک سلطنت نہیں ہوتے یعنی جسے چاہا بغیر اجازت بادشاہ کے پھانسی پر چڑھا دیا، جس مجرم کو چاہا رہا کر دیا اور جس کو چاہا پابند سلاسل کر دیا۔ پس کمال ادب سے کسی محب کی یا بے گناہ کی سفارش کر سکتے ہیں یا دشمن اور بادشاہ کے بے خواہ کی شکایت کر سکتے ہیں۔ بعینہٖ انبیاء بھی خدا کے مقرب تو ہوتے ہیں، مگر شریک خدائی نہیں ہوتے کہ جسے چاہا جنت دے دی، جسے چاہا دوزخ۔ ہاں کمال ادب سے سفارش کر سکتے ہیں، جس کو شفاعت بھی کہتے ہیں جو کہ قرآن واحادیث سے ثابت ہے۔

4 نبی تدریجاً نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے

یعنی یہ کہ پہلے وہ ولی بنیں، پھر امام، پھر اگلے درجے پھر اگلا، پھر نبی بنیں بلکہ جیسے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے فوراً اعلان نبوت کر دیتے ہیں۔

5 نبی کا نبوت سے معزول ہونا ناممکن ہے

کیونکہ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالۃ دنیاوی بادشاہوں کو تو یہ حساب ہے کہ بندے کو ظاہری طور پر دیکھا کہ یہ میرا فرمانبردار ہے تو اس کو اپنا مقرب وزیر، مشیر بنا لیا مگر دل کے حالات سے وہ واقف نہیں ہوتے۔ ہو سکتا ہے وہ باطناً بادچاہ کا مخالف دشمن ہو یا ہو تو محب مگر بادشاہ کو کوئی بدظن کر دے تو بادشاہ معزول کر سکتا ہے مگر اللہ کا معاملہ الگ ہے، کیونکہ وہ علیم بذات الصدور ذات ہے، جس کو چننا ہے تو پکا پکا چنا ہے، اس کا پیغمبر کے عہدے سے معزول ہونا ناممکن ہے۔

نئی نبوت اور نبی کی ضرورت کیوں اور کب پیش آتی ہے:

(1) جبکہ کتاب اللہ اصلاً مفقود (ختم) ہو جائے۔

(2) جبکہ کتاب اللہ محرف ومبدل (تبدیل وتحریف) ہو جائے۔

(3) جبکہ احکام الٰہی میں سے کوئی حکم بوجہ مختص بالقوم (قوم کے ساتھ خاص) ہونے یا مختص بالزمان (زمانے کے ساتھ خاص) ہونے سے قابل

تنسیخ ہو یا کوئی نیا حکم آنا ہو۔

(4) جبکہ شریعت میں ابھی تکمیل کی ضرورت ہو۔

(5) جبکہ اس کتاب کے ہمیشہ تک محفوظ رہنے کا وعدہ الٰہی نہ ہو۔

(6) جبکہ الگ الگ امتوں اور الگ الگ ملکوں کے لیے الگ الگ نبی ہوں اور ساری دنیا کے لئے ابھی ایک نبی نہ آیا ہو۔

(7) جبکہ اس نبی کا فیض روحانی بند ہو جائے اور اس دین میں کامل انسان بنانے کی طاقت نہ رہے۔

تب نئے نبی کی ضرورت پیش آتی ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کے فوائد

ویسے تو بہت فوائد ہیں، مگر 2 کا ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ عقیدہ کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور محمد (ﷺ) خدا کے آخری پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ اسلام خدا کا آخری پیغام ہے اور زندگی کا مکمل نظام ہے۔ یہ ایک انعام خداوندی اور موہبت الٰہی تھا جس کو خدا نے اس امت کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی لئے ایک یہودی علام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس پر بڑے اشک اور حسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ قرآن کی ایک آیت ہے جس کو آپ پڑھتے رہے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں کی کتاب میں نازل ہوتی تو ہم سے متعلق ہوتی تو ہم اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوتی، اپنا قومی تہوار اور یوم جشن بنا لیتے، اس کی مراد سورۂ مائدہ کی آیت:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

سے تھی۔ جس میں ختم نبوت اور تکمیل نعمت (دین) کا اعلان کیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نعمت کی جلالت و عظمت اور اس اعلان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا، صرف اتنا فرمایا کہ ہمیں کسی نئے یوم مسرت کی ضرورت نہیں، یہ آیت خود ایسے موقع پر نازل ہوئی ہے جو اسلام میں ایک عظیم الشان اجتماع اور عبادت کا دن ہے۔ اس موقع پر دو عیدیں جمع تھیں:

یوم عرفہ 9 ذی الحجہ اور جمعۃ المبارک

فائدہ: اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی ان تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اُٹھاتی رہیں، اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچہ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔ ختم نبوت کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کے دستبرداریوں اور شورشوں سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی جن سے کسی پیغمبر کی امت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی یکسانیت قائم رہی۔ اگر یہ عقیدہ اور حصار نہ ہوتا تو یہ امت واحدہ ایسی مختلف اور متعدد اُمتوں میں تقسیم ہو جاتی جن میں سے ہر امت کا روحانی مرکز الگ ہوتا، علمی و تہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا، ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی، ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتداء ہوتے، ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔

2۔ ختم نبوت کا زندگی اور تمدّن پر احسان:

عقیدہ ختم نبوت در حقیقت نوعِ انسانی کے لئے ایک شرف و امتیاز ہے۔ وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوعِ انسانی سن بلوغت کو پہنچ چکی ہے اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت

نہیں۔اس عقیدے سے انسان کے اندر خوداعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے اور اب دنیا کو اس سے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں۔اب دنیا کو نئی وحی کے لیے آسمان کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا کی پیدا کی ہوئی طاقتوں سے فائدہ اُٹھانے اور خدا کے نازل کئے ہوئے دین واخلاق کے بنیادی اصولوں پر زندگی کی تنظیم کے لئے زمین کی طرف اور اپنی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔عقیدہ ختم نبوت انسان کو پیچھے کی طرف لے جانے کی بجائے آگے کی طرف لے جاتا ہے۔وہ انسان کے سامنے اپنی طاقتوں کو صرف کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے،وہ انسان کو اپنی جدوجہد کا حقیقی میدان کا رُخ بتلاتا ہے۔

اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہو:

توانسان ہمیشہ تذبذب وبے اعتمادی کے عالم میں رہے گا،وہ ہمیشہ زمین کی طرف دیکھنے کی بجائے آسمان کی طرف دیکھے گا۔وہ ہمیشہ اپنے مستقبل سے غیر مطمئن اور متشکک رہے گا۔اس کو ہر مرتبہ ہر نیا شخص یہ بتلائے گا کہ گلشن انسانیت اور روضہ آدم ابھی نا مکمل تھا،اب برگ وبار سے مکمل ہوا ہے اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گا کہ جب اس وقت تک یہ نا مکمل رہا تو آئندہ کی کیا ضمانت ہے۔اس طرح وہ بجائے اس کی آبیاری اور اس کے پھلوں اور پھولوں سے فائدہ اُٹھانے کے،نئے باغبان مالی کا منتظر رہے گا جو اس کو برگ وبار سے مکمل کرے۔

اور یہ بہت خوفناک صورت حال ہے جس کا تصور ممکن نہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق سبق نمبر1

(1) نبی کیلیے مین کون کون سی شرائط ہیں

(2)اصلاح عقائد کیوں ضروری ہے نیز اہم عقائد کون کون سیہیں

(3)ضرورت ارسال رسل پر پیش کیئے گے مقدمات ونتیجہ کا خلاصہ لکھیں

(4)نئے نبی کی ضرورت کی پانچ وجوہات لکھیں

(5)حقانیت اسلام پر چاروں دلائل کا خلاصہ لکھیں